حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت وخدمات

(Biography and Services of Shaikh Abdul Qadir Jilani رحمۃ اللہ علیہ)

ترتیب وتبیض
ڈاکٹر مفتی حافظ محمّد ندیم رَبّانی
(صدارتی ایوارڈ یافتہ)
صدر نارتھ امریکن فتویٰ کونسل، کینیڈا
امام وخطیب جامع مسجد سیّدنا بلال (رضی اللہ عنہ)، کینیڈا

Arranged by
Dr.MuftiHafizMuhammadNadeemRabbani
President North American Fatwa Council, Canada
Imam/Khateeb Masjid Sayyiduna Bilal (رضی اللہ عنہ), Canada

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی

نام، کنیت والقاب، ولادتِ باسعادت، شب ولادتِ محبوبِ خدا اور سول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہونے کی بشارت
حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی پیشین گوئیاں، والدین کریمین، تعلیم وتربیت
بیعت وخلافت، علمی مقام ومرتبہ، ریاضت ومجاہدات
تدریس وافتاء کی مشغولیت، تصنیفی خدمات، مسند وعظ وارشاد
اتباعِ شریعت واخلاق، انتقالِ پرملال، غوثِ اعظم کا معنیٰ
حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ، حاصل کلام، عاجزانہ دعا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ، وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا، وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ الْأُمِیِّ الْمُرْسَلِ کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا، أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

☆ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىo فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی۔

(النازعات: 68 : 40-41)

وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ:

☆ "اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ۔"

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، المسند: مسند فضالة بن عبید الانصاری رضی الله عنه، الرقم: 23958، 381/39)

”اصل مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔“

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰینَا الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ۔

وَ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلِی الْحَسَنِی الْحُسَیْنِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

ے "دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا — وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ"

ے بندۂ پروردگارم، امتِ احمد نبی ﷺ — دوست دار چار یارم تا بہ اولادِ علی

مذہبِ حنفیہ دارم، ملتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم، زیرِ سایہ ہر ولی

محترم حضرات! اگر ہم تاریخ اسلام کے جھروکوں میں لمحہ بھر کے لیے جھانکیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جب بھی اسلامی روایات پر طاغوتی قوتوں نے یلغار کی' اعدائے اسلام نے شکنجہ جبر و استبداد کسنا شروع کیا، اسلامی ریاستوں پر صیہونی اور ملحدانہ قوتوں نے ظلم و ستم روا جانا، ان کی راتوں کی نیندیں اور دنوں کے سکون لٹ گئے، پاکدامنی کی فضائوں میں بے حیائی کے اثرات اپنا غلبہ جمانے لگے، ایسے نازک حالات میں رب لم یزل ملت اسلامیہ کو تاریخ ساز اور انقلاب آفریں شخصیات عطا فرماتا رہا جنہوں نے دین قیّم کو ترو تازہ اور امت مسلمہ کو سرگرم رکھا۔ پروفیسر آرنلڈ اپنی مشہور کتاب ”دعوت اسلام“(Preaching of Islam)میں رقم طراز ہیں:

”اسلام نے اپنے سیاسی زوال اور انحطاط کے دور میں بعض شاندار روحانی فتوحات حاصل کی ہیں۔“

اگر ہم پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے دور کا مختصر سا جائزہ لیں تو یہ بات طشت از بام ہو جاتی ہے کہ اسلامی سلطنتوں کا سلسلہ بظاہر اندلس سے لے کر ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا مگر اندرونی طور پر حالات نہایت خراب اور ناگفتہ بہ تھے۔ دنیائے اسلام کی مرکزی طاقت یعنی خلافت بغداد نازک حالات سے دوچار تھی۔ ایک طرف عالم اسلام کو صلیب کی علمبردار طاغوتی قوتوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا تو دوسری طرف تاتاریوں کا سیلاب اُمڈتا چلا آرہا تھا۔ اس صورت حال میں ایک ایسی علمی و روحانی قوت کی اشد ضرورت تھی، جو تمام طاغوتی طاقتوں کو مغلوب کرکے اپنے عالمگیر روحانی اثر کے باعث بنی نوع انسان کو از سرنو دین اسلام پر قائم رکھے، اور دین کی تقویت و غلبہ کا باعث بنے۔ ان حالات میں اللہ کریم نے عالم اسلام کو ایک عظیم شخصیت عطا فرمائی جنہیں "محی الدین" کے عظیم ترین لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے ہم عصر جلیل القدر محقق اور نامور عالم علامہ ابوالفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے سر تاج الاصفیاء اور شیخ الاسلام کے القاب سے نوازا۔ اسی لیے ہماری آج کی گفتگو کا موضوع ہے:"**حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت وخدمات۔**"

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کی مختصر تفصیلات پیش خدمت ہیں:

اسم مبارک، کنیت، القاب:

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی قدر عبد القادر، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو محمد، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب محی الدین، پیرانِ پیر دستگیر، شیخ الشیوخ، محبوبِ سبحانی، قندیل لامکانی، قطبِ ربانی وغیرہ ہیں۔ عامۃ المسلمین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ "غوث اعظم" کے لقب سے مشہور ہیں۔

ولادت باسعادت:

شمالی فارس میں بحیرۂ خزر (کیسپین سی) کے جنوبی ساحل پر کرمان شاہ نام کا ایک زرخیز صوبہ واقع ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایران کے اس صوبہ کرمان شاہ کے شہر مغربی گیلان یا کیلان میں رمضان المبارک 470ھ کی اوّل شب، بمطابق 17 مارچ 1078ء کو تولد ہوئے۔

شب ولادت محبوبِ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی بشارت:

حضور محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کی شب مشاہدہ فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک جماعت کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جلوہ افروز ہیں، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اولیاء کرام بھی حاضر ہیں۔ ہمارے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس خوش خبری سے سرفراز فرمارہے ہیں:

"يَا اَبَا صَالِحٍ! اَعْطَاكَ اللّٰهُ اِبْنًا وَهُوَ وَلِيِّيْ وَمَحْبُوْبِيْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَسَيَكُوْنُ لَهٗ شَانٌ فِي الْاَوْلِيَاءِ وَالْاَقْطَابِ كَشَأْنِيْ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ۔"

(سید عبد القادر الاربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر: المنقبۃ الثانیۃ، مترجم: محمد عبد الاحد قادری، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ص:57)

"اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسا فرزندِ صالح سرفراز فرمایا ہے جو میرا مقرب ہے، وہ میرا محبوب اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، اور عنقریب اولیاء اللہ اور اقطاب میں ان کی وہ شان ظاہر ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔"

حضرت سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ خواب میں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے، اور سبھی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے، اور ان سب کی گردنوں پر ان کا قدم ہوگا۔

جس کی منبر بنی گردن اولیاء — اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور غوث اعظم کی آمد کی پیشین گوئیاں:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبۂ قطبیت کی گواہی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت پہلے کے کئی مشائخ نے دی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منکر نہ تھا بلکہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی بشارت دی۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانۂ مبارک تک جتنے بھی اللہ عزوجل کے اولیاء گزرے ہیں، سب نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر دی ہے۔

(محمد ضیاء اللہ قادری، ابو الحامد، سیرت غوث الثقلین: تحصیل بازار، قادری کتب خانہ، سیالکوٹ، 1985ء، ص:58)

اسی طرح بعد میں حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی بشارت دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ایک قطبِ عالم ہو گا، جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ ہے، اور وہ غوث اعظم ہو گا، ان کی پیدائش جیلان میں ہو گی، ان کو حضور خاتم النبیین، رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ اطہار میں سے ائمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے علاوہ اوّلین و آخرین کے "ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے" کہنے کا حکم ہو گا۔" (محمد ضیاء اللہ قادری، ابو الحامد، سیرت غوث الثقلین : ص:57)

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ — جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

والدین کریمین:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا نام حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ، اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ "ام الخیر" فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہے، جو بہت زاہدہ و عابدہ اور ولیہ کاملہ خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نجیب الطرفین سیّد ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے سلسلۂ نسب حضرت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے، اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان حضرت سیدنا شیخ عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ بھی جیلان کے مشہور مشائخ اور رؤسا میں سے تھے۔

علامہ رشید رضا مصری نے لکھا ہے:

"علم الانساب کے متاخرین علماء میں سے تقریباً ستر مصنفین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حسنی اور حسینی الاصل سادات میں شمار کیا ہے۔"

تعلیم وتربیت:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن میں وفات پاگئے، اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا سارا اہتمام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جیلان کے ایک مقامی مکتب میں داخل کرا دیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن سے ہوا۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم اسی مکتب مبارک میں ہوئی، اور دس برس کی عمر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ابتدائی تعلیم میں کافی دسترس حاصل ہو گئی۔ (طالب ہاشمی، تذکرہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ : ص: 35، 36)

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر اٹھارہ سال ہوئی تو 488ھ میں مزید تحصیل علم کی غرض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم الفقہ کے لیے حضرت شیخ ابوسید علی مخرمی رحمۃ اللہ علیہ، علم الحدیث کے لیے حضرت شیخ ابو بکر بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ اور علم التفسیر کے لیے حضرت شیخ ابو محمد جعفر رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر اساتذہ کرام میسر آئے جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان علوم میں کمال حاصل کیا۔

یہ وہ وقت تھا جب حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے راہ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کرلی اور بغداد کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ گویا رضائے الٰہی یہ تھی کہ ایک سربر آوردہ علمی شخصیت نے بغداد کو چھوڑا ہے تو نعم البدل کے طور پر بغداد کی سرزمین کو ایک دوسری نادر روزگار ہستی کے قدومِ میمنت لزوم سے مشرف فرمادیا جائے۔ بغداد میں پہنچنے کے چند دن بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہاں کے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوگئے۔ یہ مدرسہ دنیائے اسلام کا مرکز علوم وفنون تھا، اور بڑے بڑے نامور اساتذہ اور آئمہ فن اس سے متعلق تھے۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف اس جوئے علم سے خوب خوب سیر اب ہوئے بلکہ مدرسہ کے اوقات سے فراغت پاکر اس دور کے دوسرے باکمال اساتذہ وعلماء کرام سے بھی خوب استفادہ کیا۔

بیعت وخلافت:

حضور سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا ابو سعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور ان سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ حسب شیخ المشائخ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی سلسلہ سے ملتا ہے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات اور روحانی افکار کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسلم دنیا میں "غوثِ اعظم" اور "پیرانِ پیر دستگیر" کا خطاب دیا گیا ہے۔

؎ تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع　　　جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

علمی مقام ومرتبہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذوالحجہ 496ھ میں علم القرآت، علم التفسیر، علم الحدیث، علم الفقہ، علم الکلام، علم اللغۃ، علم الادب، علم النحو، علم العروض، علم المناظرہ، علم التاریخ اور علم الانساب غرضیکہ جملہ ظاہری علوم کی تحصیل و تکمیل اپنے زمانے کے کامل اساتذہ اور ماہرین فن سے کی۔ الغرض آٹھ سال کی طویل مدت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام علوم کے امام بن چکے تھے، اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ ذی الحجہ 496ھ میں ان علوم میں تکمیل کی سند حاصل کی تو

کرہ ارض پر کوئی ایسا عالم نہیں تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے۔ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج و اشاعت کا بھرپور کام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظمت و شان کی بلندی کا راز علم دین کو قرار دیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

؎ "دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِيْ"

"میں نے علم حاصل کیا، یہاں تک کہ (پڑھتے پڑھتے) قطبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو گیا، اور تائید ربی سے میں نے ابدی سعادت کو پا لیا۔"

ریاضت و مجاہدات:

تحصیل علم کے بعد حضور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شہر کو چھوڑا، اور عراق کے صحراؤں اور جنگلوں میں 25 سال تک مجاہدۂ نفس کی غرض سے سخت عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ حضرت سیدنا فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

☆ "اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللهِ۔"

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، المسند: مسند فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ، الرقم: 23958، 39/381)

"اصل مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔"

521ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ بغداد میں سکونت اختیار کی، اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ جلد ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت و نیک نامی بغداد اور پھر دور دراز علاقوں تک پھیل گئی۔ 40 سال تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی علمی و تبلیغی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس سلسلہ تبلیغ کو مزید وسیع کرنے کے لیے دور دراز علاقوں میں وفود بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا۔ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی تبلیغ اسلام کے لیے دور دراز کے سفر کیے، اور برصغیر تک تشریف لے گئے، اور کچھ عرصہ کے لیے ملتان (پاکستان) میں بھی قیام پذیر ہوئے۔

؎ تمام مے کدہ سیراب کر دیا جس نے وہ چشم یار تھی، جام شراب تھا، کیا تھا؟

☆ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے غوث صمدانی، سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ریاضت و مجاہدات کا ایک واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ والا شان حضرت شیخ السید موسیٰ بن عبد القادر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرمایا ہے۔ شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو سنا، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے:

"میں کسی سفر کے دوران جنگل کی طرف چلا گیا اور میں نے کئی دن وہاں اس حال میں گزارے کہ میرے پاس پانی نہ تھا۔ مجھے شدید پیاس لگی تو ایک بادل نے مجھ پر سایہ کر دیا اور میرے اوپر ایک ایسی چیز نازل ہوئی جو ندی کے مشابہ تھی، پس میں نے اپنے آپ کو اس سے سیراب کیا۔ پھر میں نے ایک نور دیکھا جس کی وجہ سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے اور میرے لیے ایک صورت نمودار ہوئی اور مجھے اس میں سے آواز آئی:

"يَا عَبْدَ الْقَادِرِ أَنَا رَبُّكَ، وَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ، أَوْ قَالَ: مَا حَرَّمْتُ عَلٰى غَيْرِكَ، فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، اِخْسَأْ يَا لَعِيْنُ، فَإِذَا ذٰلِكَ النُّوْرُ ظَلَامٌ، وَتِلْكَ الصُّوْرَةُ دُخَانٌ، ثُمَّ خَاطَبَنِيْ، وَقَالَ: يَا عَبْدَ الْقَادِرِ، نَجَوْتَ مِنِّيْ بِعِلْمِكَ بِحُكْمِ رَبِّكَ وَفِقْهِكَ فِيْ أَحْوَالِ مَنَازِلَاتِكَ، وَلَقَدْ أَضْلَلْتُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيْقِ، فَقُلْتُ: لِرَبِّي الْفَضْلَ وَالْمِنَّةَ، قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ: كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّهٗ شَيْطٰنٌ. قَالَ: بِقَوْلِهٖ: وَقَدْ أَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ۔"

"اے عبد القادر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تیرے لیے حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا ہے یا اس نے کہا: ان چیزوں کو (میں نے تیرے لیے حلال کر دیا ہے) جو میں نے تیرے غیر پر حرام کی تھیں۔" پس میں نے کہا: "میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، اے لعین! تو ذلیل ہو جا۔"

پھر اچانک وہ نور اندھیروں میں بدل گیا اور یہ صورت دھواں بن گئی۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کیا اور کہا:

"اے عبد القادر! تو نے مجھ سے اپنے رب کے حکم سے اپنے علم کے ساتھ اور اپنی منازل کے احوال میں اپنی سمجھ کی وجہ سے نجات حاصل کر لی ہے۔ اور میں نے اس طرح کے واقعہ کے ساتھ ستر اہل طریقت کو گمراہ کر دیا۔" تو میں نے کہا: "(میں نے نجات پائی ہے) اپنے رب کریم کے فضل و کرم کی وجہ سے۔"

ے گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور   چراغ راہ ہے، منزل نہیں ہے

حضرت شیخ السید موسیٰ بن عبد القادر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے جانا کہ وہ شیطان ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اس کے اس قول کی وجہ سے کہ میں نے تیرے لیے تمام حرام کردہ چیزیں حلال کر دی ہیں۔"

☆ یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد علامہ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وَهٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَشْهُوْرَةٌ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ، فَلِي الْاِعْتِمَادُ فِيْهَا عَلٰى نَقْلِ مُصَنِّفِ هٰذَا الْكِتَابِ۔"

(امام عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی البغدادي، ذيل طبقات الحنابلة : تحقيق: 2/ 196)

"اور یہ حکایت حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور ہے۔ اس حکایت کو شیخ المقری ابو الحسن الشنطوفی المصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اخبار الشیخ عبد القادر و مناقبہ" میں نقل کیا ہے جس پر مجھے اعتماد ہے۔"

تدریس و افتاء کی مشغولیت:

بغداد میں دوران تدریس حضور قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ مخزومیہ میں بیک وقت تیرہ مختلف علوم و فنون کی تدریس پر فائض رہے۔ تصوف و ولایت کے عظیم ترین مرتبہ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کے معاملات کو جاری رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شہرت کا یہ عالم تھا کہ دنیائے اسلام کے اطراف و اکناف سے شاگرد کشاں کشاں کھچے چلے آئے۔

؎ عقل کی منزل ہے وہ، عشق کا حاصل ہے وہ حلقۂ آفاق میں گرمئ محفل ہے وہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ تیرہ مختلف علوم و فنون کا درس دیتے اور اس کے لیے باقاعدہ نظام الاوقات مقرر تھا۔ اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ ظہر کے بعد تجوید و قرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔ افتاء کی مشغولیت اس کے علاوہ تھی۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

ہم 561ھ میں بغداد حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو علم، عمل اور فتویٰ نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں متعدد علوم ودیعت کیے گئے تھے۔ علم حاصل کرنے والوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت اس قدر زیادہ تھی کہ کسی طالب علم کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

(حافظ شمس الدين محمد بن احمد الذہبی، سير اعلام النبلاء : خزيفة الشيخ عبد القادر، 181/15 ملخّصًا)

؎ زندگی کا ماحصل ہیں وہ لمحے آپ کے ساتھ جو گزارے ہم نے

تصنیفی خدمات:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے طالبانِ حق و سالکین طریقت کی رشد و ہدایت کے لیے متعدد گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں، ان میں سے چند تصانیف شہرہ آفاق حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تصنیفات کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

الغنية لطالبی طريق الحق (غنية الطالبين)، الفتح الربانی والفيض الرحمانی، الملفوظات، فتوح الغيب، جلاء الخاطر، ورد الشيخ عبدالقادر الجيلانی رحمۃ اللہ علیہ، بهجة الاسرار، آداب السلوک و التوصل الیٰ منازل السلوک، الحديقة المصطفوية، الرسالة الغوثية، جغرافية الباز الاشهب وغیرہا۔

ہے مگر اس نقش میں رنگ ثبات دوام　　جس کو کیا کسی مردِ خدا نے تمام

مسند وعظ وارشاد:

حضور محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد درس و تدریس اور افتاء کے ساتھ ساتھ وعظ و ارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات و مواعظ حسنہ علوم و معارف اور سائنسی و نفسیاتی اسرار و رموز پر مشتمل ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح کو وعظ فرماتے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے، علماء و فقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تذکرہ نگاروں کے بقول بیک وقت چار چار سو علماء و فضلاء قلم دوات لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے۔

حضرت شیخ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر قبول اسلام سے شرف یاب نہ ہوتے ہوں، اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقائد رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا　　نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ کے موضوعات توحید، قضاو قدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ و طہارت، زہد و ورع، جہاد، توبہ و استغفار، اخلاص، خوف و رجاء، شکر، تواضع، صدق وراستی، استغنا، صبر و رضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

حضرت شیخ الشیوخ سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف خطر تنبیہ فرماتے۔ خلفاء و وزراء، سلاطین، عدلیہ اور خواص و عوام، سب کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے، اور بڑی حکمت و جرات کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل و مجالس میں بر سر منبر علی

الاعلان ٹوک دیتے۔ جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کی پرواہ نہ کرتے۔

ؔ نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو — رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل وپاک باز

اتباع شریعت و اخلاق:

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی اپنے نانا جان حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت و شریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف وطریقت کے لیے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات شریعت وطریقت کی مجمع البحرین ہے۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ گفتار و کردار میں اللہ کی برہان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صحیفہ زندگی کا ہر صفحہ احکام شریعت کی بجاآوری سے عبارت تھا۔ قرآنی احکام اور اسوۂ حسنہ پر عمل پیرائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ روحانی لذت محسوس کرتے تھے۔ اپنے اور غیر سبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسن سلوک کے گرویدہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسلامی اخلاق اور اوصاف حمیدہ کے پیکر تھے۔" (ڈاکٹر شاہد حبیب، غوث الاعظم کی تجدیدی خدمات : مکتبہ المجاہد، بھیرہ، ص:22)

حکیم الامت، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ بندۂ مومن کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ؔ ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن — گفتار میں، کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی جبروت — یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
ہمسایہ جبرئیل امیں ہے بندہ خاکی — ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشاں
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن — قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

(علامہ محمد اقبال، ضرب کلیم : شیخ غلام علی اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور، ص:10)

انتقال پر ملال:

حضرت شیخ الشیوخ سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال بروز ہفتہ 8 ربیع الاوّل 561ھ، بمطابق 12 فروری 1166ء کو اکیانوے سال کی عمر میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین بغداد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے کے احاطہ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔

غوث اعظم کا معنیٰ:

لفظ غوث کا معنٰی ہے: فریاد کو پہنچانے والا، اہل اسلام میں ولایت الٰہی کا ایک درجہ۔ یعنی حضرت شیخ المشائخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث اعظم کہنے کا معنی یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کرام علیہم الرحمۃ میں سے بڑے مقام و مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر، اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم کہا جاتا ہے، اور ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم کہا جاتا ہے، جب کہ تحریک پاکستان کے قائدین میں سے مسٹر محمد علی جناح کو قائد اعظم کہا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صدیق اکبر، فاروق اعظم، امام اعظم اور قائد اعظم تو صرف اللہ ہے؟ تو ایسے قائل کو جو جواب دیا جائے گا، وہی جواب غوث اعظم کے لفظ پر اعتراض کرنے والے کو دیا جائے گا، بلکہ جو الفاظ عرف عام میں بندگان خدا کے لیے بولے جاتے ہیں، ان الفاظ کو اللہ تعالٰی کے لیے بولنا کیا اللہ تعالٰی کو شان الوہیت سے نیچے لاکر بندوں کی صف میں لانے کے مترادف نہیں ہو گا؟

شیخ اشرف علی تھانوی صاحب نے "امداد المشتاق" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ[1] کے ملفوظات کو جمع کیا، اور ان کے فرمودات کی تشریح کی۔ تھانوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں حضور شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو "حضرت غوث الاعظم" لکھا ہے۔ شیخ اشرف علی تھانوی صاحب حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک دن حضرت غوث الاعظم (رحمۃ اللہ علیہ) سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے، آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ہمت و توجۂ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔"

(شیخ اشرف علی تھانوی، امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق: مقالات شریفہ (حصہ دوم)، اسلامی کتب خانہ، لاہور، س ن، ص: 44)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور نظم مسجد قرطبہ میں اللہ کے اِن بندوں کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں:

ے　ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ　　غالب و کار آفریں کار کشا و کار ساز

---

[1] حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شیخ قاسم نانوتوی، شیخ رشید احمد گنگوہی، شیخ خلیل احمد سہارن پوری اور اکابر علمائے دیوبند کے بھی شیخ ہیں، اور یہ سب ان کے خلفاء، مریدین اور تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ کُل کے شیخ ہیں، اسی لیے ان کو شیخ الکل اور شیخ العرب والعجم بھی کہتے ہیں۔ حضرت پیر سیدنا مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت حاصل ہے، گویا آپ مرجع العلماء ہیں۔

خاکی ونوری نہاد، بندۂ مولا صفات — ہر دو جہاں سے غنی اس کا دلِ بے نیاز
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل — اس کی ادا دلفریب' اس کی نگاہ دلنواز
مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ — عشق ہے اصل حیات، موت ہے اس پر حرام
عشق دم جبریل، عشق دل مصطفیٰ ﷺ — عشق خدا کا رسول، عشق خدا کا کلام

حضور غوث اعظم رحمہ اللہ کے ملفوظات عالیہ:

حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات گرامی علم ومعرفت اور شریعت وطریقت کا بیش قیمت خزینہ ہیں جن کے مطالعہ سے دل ودماغ کی ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں، اور ان پر عمل پیرا ہونے سے دنیا وآخرت سنور جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند ملفوظاتِ گرامی نیچے ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگتا ہے، اس نے خدا کے رتبہ اور درجہ کو نہیں پہچانا۔

۲۔ صدیق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے سچی دوستی کرے۔

۳۔ ولی کی علامت یہ ہے کہ اللہ کریم کے بھروسے ہر چیز سے مستغنی ہو، اور ہر شے کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر قناعت کرے اور ہر بات میں اللہ رب العزّت سے مدد مانگے۔

۴۔ اپنی حاجتیں حق تعالیٰ جل شانہٗ سے طلب کرو، مخلوق سے مت مانگو۔ اگر مخلوق سے مانگے بغیر چارہ نہ ہو تو اول اپنے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور کرو۔ پس وہ تم کو جہتوں میں سے کسی خاص جہت سے مانگنے کا الہام فرمادے گا، اس وقت مخلوق سے مانگنا بھی تعمیل حکم بن جائے گا۔ پھر تم کو وہاں سے کچھ ملا، یا نہ ملا، دونوں امر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوں گے نہ کہ مخلوق کی طرف سے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے، صرف قالب سے نہیں۔

۶۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ رزق حلال کی تلاش میں مصروف رہتا ہے، وہ صرف قسمت پر بھروسا کرکے بیکار نہیں بیٹھتا۔ اگر تلاش میں کامیاب ہوا تو روزی بھی اور تلاش کا ثواب بھی 'ورنہ تلاش کا ثواب تو ضرور حاصل کرتا ہے۔

۷۔ علم بغیر عمل کے مفید نہیں۔

۸۔ دنیا کو دل سے نکال دو، اور ہاتھ میں لے لو، یعنی دولت حاصل کرو، مگر وہ تمہارے ہاتھ میں آتی جاتی رہے، دل پر قبضہ نہ کرنے پائے۔

۹۔ بوالہوس مت بنو۔

۱۰۔ اللہ کا شکوہ بندوں سے مت کرو۔

۱۱۔ غرور سے باز آجاؤ۔

۱۲۔ اپنے نفس کا ساتھ نہ دو۔

۱۳۔ طرح طرح کی غذا کھاؤ، مگر زہد کے ہاتھ سے نہ کہ رغبت کے ہاتھ سے۔

۱۴۔ نصیحت وہی کارگر ہوتی ہے جو عمل کی زبان سے ہو۔

۱۵۔ علماء، صلحاء اور اولیاء پہاڑوں کی طرح ہیں جن کو آفات و مصائب کی آندھیاں متزلزل نہیں کر سکتیں، وہ توحید کے مقام سے مطلق جنبش نہیں کرتے۔

۱۶۔ تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو، اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہوتے ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہو مسلمان ہونے کا۔

۱۷۔ نہ کسی سے محبت کرنے میں جلدی کرو، نہ عداوت و نفرت میں، پہلے قرآن و حدیث کی کسوٹی پر اس کو پرکھ کر دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم نفس کی شرارت سے کسی پر بدگمانی کر بیٹھو، یہ گناہ ہے۔

۱۸۔ ہمیشہ ایسی نماز پڑھو جیسی دنیا سے رخصت ہونے والا پڑھتا ہے۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا مختار ہے۔ کوئی اس میں دخل دینے کی طاقت نہیں رکھتا، نہ کسی کی یہ مجال ہے کہ اس پر زور دے کر مقدر بدلوادے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے وہ گمراہ ہے۔

۲۰۔ اپنے اقوال وافعال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔

۲۱۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ایک نئی شان میں ہے۔ وہ کسی کو آگے بڑھاتا ہے اور کسی کو پیچھے ہٹاتا ہے، کسی کو رفعت دیتا ہے اور کسی کو پستی، کسی کو عزت بخشتا ہے اور کسی کو ذلت، کسی کو معزول کرتا ہے اور کسی کو بحال، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو جلاتا ہے، کسی کو تونگر بناتا ہے اور کسی کو مفلس، کسی کو دیتا ہے اور کسی سے ہاتھ روکتا ہے۔ اللہ کے

بندوں پر حالات بدلتے رہتے ہیں، مگر وہ گردن جھکائے سچی بندگی اور حسن ادب کے قدم پر جمے کھڑے رہتے ہیں۔

۲۲۔ تم دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہو کہ وہ تم کو کچھ دے دے، اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے خود بھاگ رہی ہے تاکہ ان کو کچھ دے دے۔

۲۳۔ اہل اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۲۴۔ مالدار اور فقیر کے درمیان امتیاز نہ رکھو۔

۲۵۔ دین کو کمائی کا ذریعہ مت بناؤ۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کامیابی کی کنجی ہے۔

۲۷۔ واعظ بننا زیبا نہیں جب تک باطن صاف نہ ہو۔

۲۸۔ خدمت کرو، مخدوم بن جاؤ گے۔

۲۹۔ شریعت کی پابندی لازم ہے کہ روحانی ترقی اسی ذریعے ہو سکتی ہے۔

۳۰۔ اگر تو جاہلوں کی صحبت میں بیٹھے گا تو ان کی جہالت تجھ تک بھی پہنچے گی۔

۳۱۔ حدودِ شریعت کی حفاظت کرو۔

۳۲۔ حقیقی تصوف شریعت کی پابندی میں ہے۔

۳۳۔ عالم با عمل اللہ رب العزّت کا نائب ہے۔

۳۴۔ برداشت اور قطع شر کی عادت ڈال لو۔

۳۵۔ اپنے سروں کو اللہ کے سوا دوسروں کے سامنے جھکانے سے محفوظ رکھو۔

۳۶۔ تو مخلوق کی غمخواری کر، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تیری غم خواری کرے گا۔ اور تو اہل زمین پر رحم کر، آسمان والا تجھ پر رحم کرے گا۔

۳۷۔ تمہارے دِل کس قدر سخت ہو گئے، تم امانت کھو بیٹھے، تمہارے درمیان سے رحمت و شفقت اٹھ گئی۔ شریعت کے احکام تمہارے پاس امانت تھے جن کو تم نے چھوڑ دیا۔

۳۸۔ کاہل اور سست ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

۳۹۔ عارف مصیبتوں میں مبتلا رہ کر بھی دم نہیں مارتا۔

۴۰۔ اگر بنیاد کو مضبوط کرنے میں کوتاہی رہ جائے تو اوپر کی عمارت کا استحکام بے فائدہ ہے۔ اگر بنیاد مضبوط ہو، اور اوپر کی تعمیر میں خرابی آجائے تو تعمیر کے نقص کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے۔ جس کے پاس توحید و اخلاص نہیں، اس کے پاس کوئی عمل نہیں۔

۴۱۔ باطن سے جہاد، ظاہری جہاد سے زیادہ سخت ہے۔

۴۲۔ اللہ کی مصلحت اللہ ہی جانتا ہے۔

۴۳۔ کوشش تو کر، مدد کرنا اس کا کام ہے۔ سمندر میں ہاتھ پاؤں مار، موجیں تجھے اٹھا کر اور پلٹے دے کر کنارے تک لے ہی آئیں گی۔

۴۴۔ ریاکار اور منافق دین سے دنیا کماتا ہے۔ باوجود نااہل ہونے کے وہ نیکوں کی سی صورت بناتا، ان جیسی باتیں کرتا اور ان جیسا لباس پہنتا ہے حالانکہ ان جیسے کام نہیں کرتا۔

۴۵۔ حرام غذا نورِ ایمان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ایمان کی روشنی بجھ گئی تو پھر نہ عبادت ہے نہ طاقت، نہ نماز ہے نہ روزہ، نہ اخلاص نہ ایثار۔

۴۶۔ روزہ دار بن کر دن بھر بھوکا پیاسا رہنا اور شام کو مالِ حرام سے افطار کرنا کیا کارآمد ہو گا۔ حرام خورو! تم دن کو پانی سے پرہیز کرتے ہو، اور افطار کے وقت مسلمان کے خون سے روزہ افطار کرتے ہو (یعنی حرام کی روزی کھانے والے کا روزہ قبول نہیں ہوتا)۔

۴۷۔ حضور سیدنا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ ایماندار کو ستانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے شہید کر دینے سے پندرہ گنا زیادہ گناہ ہے۔ فقراء الٰہی کو اذیت دینے والے تجھ پر افسوس! اس حدیث کو سُن لے۔ یہی لوگ اللہ پر ایمان لانے والے، نیکو کار، عارف اور اسی پر توکل رکھنے والے ہیں۔ تجھ پر افسوس! تو عنقریب مرے گا، گھسیٹ کر گھر سے باہر نکالا جائے گا، اور جس مال پر جان قربان کرتا ہے یہ لوٹا جائے گا۔ یہ مال نہ تجھے نفع دے گا اور نہ کوئی بلا دور کرے گا۔

۴۸۔ اپنے نفس کو توحید کے تیشے سے مار، اس کو توفیق کا خود پہنا، اس کے لیے مجاہدے کا نیزہ، تقویٰ کی ڈھال اور یقین کی تلوار پکڑ۔ ایک مرتبہ نیزہ چلا اور ایک مرتبہ تلوار مار۔ اسی طرح کرتا رہ، یہاں تک کہ نفس تیرے سامنے ذلیل ہو جائے اور تو اس پر سوار ہو کر لگام پکڑ لے۔

۴۹۔ یاد رکھو! اولیاء اللہ نبیوں کے خلیفہ ہیں، وہ جس چیز کا امر کریں، قبول کرو۔ کیونکہ وہ تمہیں اللہ کے امر کا حکم کرتے ہیں اور جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے، اس سے منع کرتے ہیں۔ وہ بلائے جاتے ہیں تو بولتے ہیں، دیے جاتے ہیں تو لیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں سے کوئی حرکت نہیں کرتے، اپنی خواہشوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں شریک نہیں کرتے۔ وہ اپنے اقوال وافعال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں۔ انہوں نے اللہ کا فرمان سن لیا ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ (الحشر : 59 : 7)

”جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیں، وہ لے لو، اور جس سے وہ منع فرمائیں، اس سے رک جاؤ۔“

۵۰۔ کلام الٰہی پر عمل کرو۔ اس کے حرفوں کی سیاہی میں وہ سفیدی چھپی ہوئی ہے جو تمہارے گناہوں کی سیاہی کو دور کر کے تمہارے دل کو نورِ ایمان سے روشن کر دے گی۔

(علامہ طالب ہاشمی، تذکرہ سیدنا غوث اعظم : شعاع ادب، چوک انار کلی، لاہور، ص:262۔270 ملخصًا)

؎ سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا — لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

حاصل کلام:

برادرانِ اسلام! حضرت شیخ المشائخ پیران پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیاء کرام رحمہم اللہ کی ایک ایسی مقدس جماعت تیار کی جو علومِ ظاہری و باطنی میں درجہ کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس جماعت کے جلیل القدر افراد نے حضرت شیخ کریم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مایہ ناز حضرات علم و فضل کا بحرِ بے کراں تھے، اور اپنے علم پر عمل ان کی رگ رگ میں رچا بسا تھا۔ ان کے قلوب واذہان اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی خوشبو کے ساتھ معطر تھے۔ ان کے کندھوں پر دعوت وارشاد کا جو بارِ گراں رکھا گیا تھا، اس میں محض زبانی تبلیغ حق ہی نہیں تھی بلکہ انہوں نے اخلاق محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ بن کر راہِ حق کے گم گشتہ مسافروں کی رہنمائی کی ذمہ داری نبھائی، اور امت کی قیادت کا فریضہ سر انجام دیا۔

؎ یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم — جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

مزید بر آں یہ کہ آج کے دور میں بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جو امتی حضرت شیخ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں علم و عمل کا پیکر ہو، اخلاص وللّٰہیت کا مجسمہ ہو، زہد و تقویٰ کا منبع ہو، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری طرح کاربند ہو، فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے محبت کرنے والا ہو، اور سب سے اہم بات یہ کہ صحیح العقیدہ ہو، تو وہ ہمارے سروں کا تاج ہے، ہمارا رہبر ورہنما ہے، ہمارا امام ہے، ہمارا قائد ہے، اور اس کے ایک اشارۂ ابرو پر ہمارا تن من دھن سب کچھ حاضر ہے۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق ۔ جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے

عاجزانہ دعا:

آخر میں ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ مالک کائنات ہمیں اپنے محبوب بندے، شیخ المشائخ، حضرت سیدنا عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مواعظ حسنہ اور خطبات کے ذریعے اللہ کریم کی معرفت، حضور سیدنا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اتباع کا درس دیا ہے' اللہ کریم اس معرفت و محبت اور اطاعت و اتباع کو ہمارے دلوں میں بھی جاگزیں فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، ہماری نماز، روزہ، صدقات و خیرات اور جمیع حسنات کو قبول فرمائے۔ اللہ رب العالمین ہمیں اپنے فضل و کرم سے آئندہ زندگی میں گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہماری کامل مغفرت و بخشش فرمائے۔ اور اللہ رب العزت ہم سب کو ایک دوسرے کے حقوق بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الصَّادِقِ الْأَمِيْنِ، وَآخِرُدَعْوَ انَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

☆...☆...☆☆...☆...☆.........☆...☆...☆☆...☆...☆